تفسیر

صراط الجنان سے ماخوذ

حکایات و واقعات



کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و ما مضی

تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ

حکایات وواقعات

کاوش:

سید کامران عطاری مدنی عفی عنہ

فیس بک لنک:

https://www.facebook.com/SyedKamran786

واٹس ایپ نمبر:

+923169168614

ٹیلی گرام گروپ لنک:

https://t.me/FiqhiMasail2526

مفتی محمد قاسم عطاری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی تفسیر "صراط الجنان" سے سبق آموز اور نصیحت سے بھرپور 18 حکایات وواقعات کو اصلاحِ امت کے جذبے کے تحت پیش کیا جارہا ہے انہیں خود بھی پڑھیں اور ثواب کی خاطر دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

حکایت نمبر 1

قاضی ابو حَازِم رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انصاف کے معاملے میں بہت سخت تھے۔ آپ ہمیشہ حق بات کہتے اوردرست فیصلے فرماتے۔ ایک مرتبہ خلیفۂ وقت "مُعْتَضِد باللہ" نے آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی طرف پیغام بھیجا: فلاں تاجر نے ہم سے مال خریدا ہے اور نقد رقم ادا نہیں کی۔وہ میرے علاوہ دوسروں کا بھی مقروض ہے، مجھے خبر پہنچی ہے کہ دوسرے قرض خواہوں نے آپ کے پاس گواہ پیش کئے تو آپ نے اس تاجر کا مال ان میں تقسیم کر دیا ہے۔ مجھے اس مال سے کچھ بھی نہیں ملا حالانکہ جس طرح وہ دوسروں کا مقروض تھا اسی طرح میرا بھی تھا، لہٰذا میرا حصہ بھی دیا جائے۔پیغام پا کر قاضی ابو حَازِم رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے قاصد سے کہا: خلیفہ سے کہنا کہ اللہ تعالٰی آپ کی عمر دراز فرمائے، وہ وقت یاد کرو جب آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں نے فیصلوں کی ذمہ داری کا بوجھ اپنی گردن سے اُتار کر تمہارے گلے میں ڈال دیا ہے۔ اے خلیفہ! اب میں فیصلہ کرنے کا مختار ہوں اور میرے لئے جائز

نہیں کہ گواہوں کے بغیر کسی مُدَّعی کے حق میں فیصلہ کروں۔ قاصد نے قاضی صاحب کا پیغام سنایا تو خلیفہ نے کہا: جاؤ! قاضی صاحب سے کہو کہ میرے پاس بہت معتبر اور معزز گواہ موجود ہیں۔ جب قاضی صاحب کو یہ پیغام ملا تو فرمایا: گواہ میرے سامنے آکر گواہی دیں، میں ان سے پوچھ گچھ کروں گا، شہادت کے تقاضوں پر پورے اُترے تو ان کی گواہی قبول کرلوں گا ورنہ وہی فیصلہ قابلِ عمل رہے گا جو میں کر چکا ہوں۔ جب گواہوں کو قاضی صاحب کا یہ پیغام پہنچا تو انہوں نے آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے خوف کھاتے ہوئے عدالت آنے سے انکار کر دیا۔ لٰہذا قاضی صاحب نے خلیفہ مُعْتَضِد باللّٰہ کا دعویٰ رد کرتے ہوئے اسے کچھ بھی نہ بھجوایا۔ (1)



❶ . . . عیون الحکایات، الحکایۃ السادسۃ والثمانون بعد المائتین، ص 261-262

حکایت نمبر2

توبہ سے پہلے حضرت عتبہ غلام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ کی فتنہ انگیزی اور شراب نوشی کی داستانیں مشہور تھیں، ایک دن آپ حضرت حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ کی مجلس میں آئے، اس وقت حضرت حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ اس آیت ”اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ“(1) (کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے جھک جائیں) کی تفسیر بیان کر رہے تھے اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ نے اس آیت کی ایسی تشریح کی کہ لوگ رونے لگے، اس دوران ایک جوان مجلس میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اے مومن بندے! کیا مجھ جیسا فاسق و فاجر بھی اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ نے فرمایا: ”ہاں، اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کو معاف کر دے گا، جب عتبہ نے یہ بات سنی تو ان کا چہرہ زرد پڑ گیا اور کانپتے ہوئے چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے، جب انہیں ہوش آیا تو حضرتِ حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ نے ان کے قریب آ کر یہ شعر پڑھے، جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے کہ ”اے اللہ تعالیٰ کے نافرمان جوان! تو جانتا ہے کہ نافرمانی کی سزا کیا ہے؟ نافرمانوں کے لئے پُر شور جہنم ہے اور حشر کے دن اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی ہے۔ اگر تو نارِ جہنم پر راضی ہے تو بے شک گناہ کرتا رہ، ورنہ گناہوں سے رک جا۔ تو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن رکھ

***

(1)... حدید: 16




دیاہے، اس کو چھڑانے کی کوشش کر۔

عتبہ نے پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئے، جب ہوش آیا تو کہنے لگے اے شیخ! کیا مجھ جیسے بدبخت کی توبہ ربِ رحیم قبول کرلے گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کہا: درگزر کرنے والا رب عَزَّوَجَلَّ ظالم بندے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اس وقت عتبہ نے سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں:

(1)...اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، اگر تونے میرے گناہوں کو معاف اور میری توبہ کو قبول کرلیا ہے تو ایسے حافظے اور عقل سے میری عزت افزائی فرما کہ میں قرآنِ مجید اور علومِ دین میں سے جو کچھ بھی سنوں، اُسے کبھی فراموش نہ کروں۔

(2)...اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ مجھے ایسی آواز عنایت فرما کہ میری قرأت کو سن کر سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائے۔

(3)...اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ مجھے رزقِ حلال عطا فرما اور ایسے طریقے سے دے جس کا میں تَصَوُّر بھی نہ کرسکوں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی تینوں دعائیں قبول کرلیں، ان کا حافظہ اور فہم و فراست بڑھ گئی اور جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے تو ہر سننے والا گناہوں سے تائب ہو جاتا تھا اور ان کے گھر میں ہر روز شوربے کا ایک پیالہ اور دو روٹیاں (رزقِ حلال سے) پہنچ جاتیں، اور کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کون رکھ جاتا ہے اور حضرت عتبہ غلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ساری زندگی ایسا ہی ہوتا رہا۔(1)



(1)... مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص28-29




حکایت نمبر 3

حضرت حکم بن عبد السلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے (کہ جنگِ موتہ میں) جب حضرت جعفر بن ابو طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید کر دیئے گئے تو لوگوں نے بلند آواز سے حضرت عبداللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پکارا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس وقت لشکر کی ایک جانب موجود تھے اور تین دن سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کچھ بھی نہ کھایا تھا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی جسے بھوک کی وجہ سے چوس رہے تھے۔ (جب حضرت جعفر بن ابو طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کی خبر سنی) تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بے تاب ہو کر ہڈی پھینک دی اور یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے: اے عبد اللہ! ابھی تک تیرے پاس دُنیوی چیز موجود ہے! پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑی بے جگری سے دشمن پر ٹوٹ پڑے، اس دوران تلوار کے وار سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی انگلی کٹ گئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ اشعار پڑھے:

تو نے صرف یہ انگلی کٹوائی ہے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں۔ اے نفس! شہید ہو جا ورنہ موت کا فیصلہ تجھے قتل کر ڈالے گا اور تجھے ضرور موت دی جائے گی۔ تو نے جس چیز کی تمنا کی تجھے وہ چیز دی گئی۔ اب اگر تو بھی ان دونوں (یعنی حضرت زید بن حارث اور حضرت جعفر بن ابو طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی طرح شہید ہو گیا تو کامیاب ہے اور اگر تو نے تاخیر کی تو تحقیق بد بختی تیرا مقدر ہو گی۔

پھر اپنے نفس کو مُخاطَب کر کے فرمانے لگے: ’’اے نفس! تجھے کس چیز کی تمنا ہے؟ کیا فلاں کی؟ تو سن! اسے تین طلاق۔ کیا تجھے فلاں فلاں لونڈی وغلام اور فلاں باغ سے محبت ہے؟ تو سن! اپنی یہ سب چیزیں اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے چھوڑ دے۔ اے نفس! تجھے کیا ہو گیا کہ تو جنت کو ناپسند کر رہا ہے؟ میں اللہ تعالٰی کی قسم کھاتا ہوں کہ تجھے اس میں ضرور جانا پڑے گا، اب تیری مرضی چاہے خوش ہو کر جا یا مجبور ہو کر۔ جا! خوش ہو کر جا! بے شک تو وہاں مطمئن رہے گا، تو پانی کا ایک قطرہ ہی تو ہے، (پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور بالآخر لڑتے لڑتے جامِ شہادت نوش فرما گئے۔)[1]



1 ...عیون الحکایات، الحکایة السادسة والسبعون بعد الثلاث مائة، ص328-329

حکایت نمبر4

حضرت ابوعبداللہ بلخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:"بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا جس سے زیادہ حسن وجمال والا کوئی نوجوان کبھی دیکھا نہ گیا، وہ ٹوکریاں بیچا کرتا تھا۔ ایک دن یوں ہوا کہ وہ اپنی ٹوکریاں لے کر (انہیں بیچنے کے لئے) گھوم رہا تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے محل سے ایک عورت نکلی، جب اس نے نوجوان کو دیکھا تو جلدی سے واپس لوٹ گئی اور بادشاہ کی شہزادی سے کہا: میں نے گھر سے ایک نوجوان کو ٹوکریاں بیچتے ہوئے دیکھا (وہ اتنا خوبصورت ہے کہ) میں نے اس سے زیادہ حسین و جمیل نوجوان کبھی نہیں دیکھا۔ (یہ سن کر) شہزادی نے کہا: اسے لے آؤ۔ وہ عورت اس کے پاس گئی اور کہا: اے نوجوان! اندر آ جاؤ، ہم تم سے خریداری کریں گے۔ نوجوان (محل میں) داخل ہوا تو عورت نے اس کے پیچھے دروازہ بند کر دیا، پھر اس سے کہا: داخل ہو جاؤ۔ وہ داخل ہوا تو اس نے پیچھے سے دوسرا دروازہ بند کر دیا، پھر وہ عورت نوجوان کو شہزادی کے سامنے لے گئی جس نے اپنے چہرے سے نقاب اٹھایا ہوا تھا اور اس کا سینہ بھی عُریاں تھا۔ (جب نوجوان نے شہزادی کو اس حالت میں دیکھا) تو اس نے شہزادی سے کہا: اللہ تعالٰی تجھے معاف فرمائے، تم (اپنا چہرہ اور سینہ) چھپا لو۔ شہزادی نے کہا: ہم نے تمہیں نصیحت کرنے کے لئے نہیں بلایا بلکہ محض اس مقصد کے لئے بلایا ہے (کہ ہم تجھ سے اپنی شہوت کی تسکین کرنا چاہتے ہیں۔) نوجوان نے اس سے کہا: تو (اس معاملے میں) اللہ تعالٰی سے ڈر۔

شہزادی نے کہا: میری مراد پوری کرنے میں اگر تو نے میری بات نہ مانی تو میں بادشاہ کو بتادوں گی کہ تم میرے پاس صرف میرے نفس پر غالب آنے کے لئے آئے ہو۔ نوجوان نے پھر انکار کیا اور اسے نصیحت کی، جب اس نے (نصیحت ماننے سے) انکار کر دیا تو نوجوان نے کہا: میرے لئے وضو کا انتظام کر دو۔ شہزادی نے کہا: کیا تو مجھے دھوکہ دینا چاہتا ہے؟ اے خادمہ: اس کے لئے محل کی چھت پر وضو کا برتن رکھ دو تا کہ یہ فرار نہ ہو سکے۔ محل کی چھت زمین سے تقریباً 40 گز اونچی تھی، جب وہ نوجوان چھت پر پہنچ گیا تو اس نے (دعامانگتے ہوئے) عرض کی: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، مجھے تیری نافرمانی کی طرف بلایا جا رہا ہے اور میں اپنے نفس سے صبر کرنے کو اختیار کر رہا ہوں، (مجھے یہ منظور ہے کہ) اپنے آپ کو اس محل سے نیچے گرادوں اور گناہ نہ کروں، پھر اس نے بِسْمِ اللہ پڑھی اور خود کو محل کی چھت سے نیچے گرادیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جس نے اسے بازوؤں سے پکڑا اور پاؤں کے بل زمین پر کھڑا کر دیا، جب وہ نوجوان زمین پر اتر آیا تو عرض کی: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، اگر تو چاہے تو مجھے ایسا رزق دے سکتا ہے جو مجھے یہ ٹوکریاں بیچنے سے بے نیاز کر دے۔ (جب اس نے یہ دعا کی) تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف ایک بوری بھیجی جو سونے سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے بوری سے سونا بھرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ اس نے اپنا کپڑا بھر لیا۔ پھر اس نے عرض کی: "اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، اگر یہ اسی رزق کا حصہ ہے جو تو نے مجھے دنیا میں





دینا تھا تو مجھے اس میں برکت عطا فرما اور اگر یہ میرے اس اجر و ثواب میں سے کچھ کم کر دے گا جو تیرے پاس آخرت میں ہے تو مجھے اس سونے کی حاجت نہیں۔ (جب اس نوجوان نے یہ کہا) تو اسے ایک آواز سنائی دی: جو سونا ہم نے تجھے عطا کیا، یہ اس اجر کا پچیسواں حصہ ہے جو تجھے خود کو اس محل سے گرانے پر صبر کرنے سے ملا ہے۔ اس نوجوان نے کہا: "اے میرے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ، مجھے ایسے مال کی حاجت نہیں جو میرے اس ثواب میں کمی کا باعث بنے جو آخرت میں تیرے پاس ہے۔ (جب نوجوان نے یہ بات کہی) تو وہ سونا اٹھا لیا گیا۔[1]



1 ۔۔۔ عیون الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ والعشرون بعد المائۃ، ص ۱۴۳-۱۴۲





حکایت نمبر 5

حضرت اسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اکثر رات کے وقت مدینہ منورہ کا دورہ فرماتے تاکہ اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو اسے پورا کریں، ایک رات میں بھی ان کے ساتھ تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چلتے چلتے اچانک ایک گھر کے پاس رک گئے، اندر سے ایک عورت کی آواز آرہی تھی کہ "بیٹی دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دو۔ لڑکی یہ سن کر بولی "امی جان! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حکم جاری فرمایا ہے کہ کوئی بھی دودھ میں پانی نہ ملائے۔ ماں نے یہ سن کر کہا: بیٹی! اب تو تمہیں حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہیں دیکھ رہے، انہیں کیا معلوم کہ تم نے دودھ میں پانی ملایا ہے، جاؤ اور دودھ میں پانی ملا دو۔ لڑکی نے یہ سن کر کہا: "خدا کی قسم! میں ہر گز ایسا نہیں کر سکتی کہ ان کے سامنے تو ان کی فرمانبرداری کروں اور ان کی غیر موجودگی میں ان کی نافرمانی کروں، اس وقت اگرچہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہیں دیکھ رہے، لیکن میرا رب عَزَّوَجَلَّ تو مجھے دیکھ رہا ہے، میں ہر گز دودھ میں پانی نہیں ملاؤں گی۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ماں بیٹی کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سن لی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس لڑکی کے شادی شدہ ہونے کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتا چلا کہ ابھی اس کی شادی نہیں ہوئی۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس لڑکی کے گھر اپنے صاحبزادے حضرت

عاصم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے شادی کے لئے پیغام بھیجا تو انہوں نے بخوشی قبول کرلیا۔ اس طرح حضرت عاصم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شادی اس لڑکی سے ہوگئی اور پھر ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت ہوئی۔ (1)



1 . . . عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ عشرۃ، ص28-29، ملخصاً

حکایت نمبر 6

تین سگے بھائی روم کے عیسائیوں سے جہاد کی غرض سے جانے والے لشکر میں شامل ہوئے، دورانِ جہاد انہیں گرفتار کر کے روم کے بادشاہ کے دربار میں لے جایا گیا تو اس نے منصب و مرتبے اور عیش و عشرت کا لالچ دے کر انہیں نصرانی ہو جانے کی دعوت دی۔ بادشاہ کی دعوت سن کر انہوں نے جواب دیا "ہم اپنے دین کو کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتے، اس دین کی خاطر سر کٹانا ہمارے لئے بہت بڑی سعادت ہے۔ تم ہمارے ساتھ جو چاہے کرو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے پائے اِستقلال میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آئے گا۔ یہ کہہ کر تینوں بھائی بیک وقت شاہِ روم کے دربار میں کھڑے ہو کر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اِستغاثہ کرتے ہوئے "یا مُحَمَّدَاہُ! یا مُحَمَّدَاہُ! یا مُحَمَّدَاہُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ!" کی صدائیں بلند کرنے لگے۔

جب بادشاہ نے یہ دیکھا تو اسے بہت غصہ آیا اور اس نے انہیں دردناک سزا دینے کی دھمکی دے کر دینِ اسلام چھوڑنے کا کہا، لیکن ان بھائیوں نے اس کی دھمکی کی پرواہ نہ کی تو بادشاہ نے اپنے جلادوں کو حکم دیا کہ تین بڑی بڑی دیگوں میں تیل ڈال کر ان کے نیچے آگ جلا دو۔ جب تیل خوب گرم ہو جائے اور کھولنے لگے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جلاد حکم پاتے ہی دوڑے اور تین دیگوں میں تیل ڈال کر ان کے نیچے آگ لگا دی۔ مسلسل تین دن تک وہ دیگیں آگ پر رکھی رہیں اور ان مجاہدین کو روزانہ نصرانیت کی دعوت دی جاتی

اور لالچ دیا جاتا رہا لیکن ان کے قدم بالکل نہ ڈگمگائے۔ چوتھے دن بادشاہ نے پھر انہیں لالچ اور دھمکی دی لیکن وہ اپنے مذموم ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس نے بڑے بھائی کو جلتے ہوئے تیل میں ڈلوا دیا، پھر اس سے چھوٹے بھائی کو بھی نصرانیت قبول نہ کرنے پر جلتے ہوئے تیل میں ڈلوا دیا، اب سب سے چھوٹے بھائی کی باری تھی جو کہ بڑے سکون و اطمینان کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے، ایک گورنر نے آگے بڑھ کر بادشاہ سے کہا کہ اسے اسلام سے منحرف کرنے کی ذمہ داری میں لیتا ہوں، آپ مجھے چند دن کی مہلت دے دیں۔ بادشاہ کے پوچھنے پر اس نے اپنا ناپاک منصوبہ بیان کیا تو بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس مجاہد کو گورنر کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ گورنر نے گھر آکر اپنی خوبصورت بیٹی کو یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ اپنے حسن و شباب کے ذریعے اس نوجوان کو اپنے دامِ فریب میں پھنسانے اور نصرانیت قبول کروانے کی کوشش کرے۔ بیٹی نے اس کی حامی بھر لی اور وہ خوب سج سنور کر اس مجاہد کے پاس گئی اور اسے بہکانے کی خوب کوشش کرنے لگی، لیکن ہوا یوں کہ وہ نوجوان ساری رات نماز اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہا اور دن میں بھی ذکرِ الٰہی کرتا رہا اور اس نے لڑکی کے حسن و شباب کی طرف آنکھ تک اٹھا کر نہ دیکھا۔ کئی دن کی مسلسل کوشش کے باوجود بھی جب وہ مجاہد گورنر کی بیٹی کی طرف مائل نہ ہوا تو اس لڑکی نے اپنے باپ سے کہا: یہ تو ہر وقت گُم سُم رہتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ اس شہر میں اس کے دو بھائیوں کو مار دیا گیا

ہے، یہ ان کی یاد میں غمگین رہتا ہے اور میری طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہو جائے کہ ہمیں اس شہر سے کسی دوسرے شہر میں منتقل کر دیا جائے اور بادشاہ سے مزید کچھ دنوں کی مہلت لے لی جائے تو نئے شہر میں جانے سے اس نوجوان کا غم کم ہو جائے گا، پھر میں اسے ضرور اپنی طرف مائل کرلوں گی۔ چنانچہ جب گورنر نے بادشاہ سے صورتِ حال بیان کی تو اس نے دونوں باتیں منظور کرلیں اور انہیں دوسرے شہر میں بھیج دیا گیا۔ وہاں وہ لڑکی روزانہ نئے نئے انداز سے بناؤ سنگھار کر کے نوجوان کو مائل کرنے کی کوشش کرتی رہی لیکن اس مجاہد کے معمول میں ذرہ برابر فرق نہ آیا، حتّٰی کہ ایک رات یوں ہوا کہ وہ اس نوجوان کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں تمہاری عبادت وریاضت اور پاکدامنی سے بہت متاثر ہوئی ہوں اور اب میں تمہارے دین سے محبت کرنے لگی ہوں کہ جس کی تعلیمات میں یہاں تک اچھائی ہے کہ کسی غیر عورت کو نہ دیکھا جائے تو یقیناً وہی دین حق ہے۔ میں آج اور ابھی عیسائیت سے توبہ کر کے تمہارے دین میں داخل ہوتی ہوں۔ مجھے کلمہ پڑھا کر اپنے دین میں داخل کرلیجئے۔ پھر اس لڑکی نے سچے دل سے عیسائیت سے توبہ کی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی۔ (1)



❶ . . . عیون الحکایات، الحکایة التسعون بعد المائة، ص197-198

حکایت نمبر 7

حضرت یحییٰ بن اَکثم رَحمَۃُاللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں "مامون رشید کی مجلس میں ایک یہودی آیا اور اس نے بڑی نفیس، عمدہ اور اَدیبانہ گفتگو کی۔ مامون رشید نے اسے اسلام کی دعوت دی تو اس نے انکار کر دیا۔ جب ایک سال بعد دوبارہ آیا تو وہ مسلمان ہو چکا تھا اور اس نے فقہ کے موضوع پر بہت شاندار کلام کیا۔ مامون رشید نے اس سے پوچھا: "تمہارے اسلام قبول کرنے کا سبب کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا "جب پچھلے سال میں تمہاری مجلس سے اٹھ کر گیا تو میں نے ان مذاہب کا امتحان لینے کا ارادہ کر لیا، چنانچہ میں نے تورات کے تین نسخے لکھے اور ان میں اپنی طرف سے کمی بیشی کر دی، اس کے بعد میں یہودیوں کے مَعْبَد میں گیا تو انہوں نے مجھ سے وہ تینوں نسخے خرید لئے۔ پھر میں نے انجیل کے تین نسخے لکھے اور ان میں بھی اپنی طرف سے کمی بیشی کر دی۔ جب میں یہ نسخے لے کر عیسائیوں کے گرجے میں گیا تو انہوں نے بھی وہ نسخے خرید لئے۔ پھر میں نے قرآن پاک کے تین نسخے لکھے اور اس کی عبارت میں بھی کمی بیشی کر دی۔ جب میں قرآن پاک کے وہ نسخے لے کر اسلامی کتب خانے میں گیا تو انہوں نے پہلے ان نسخوں کا بغور مطالعہ کیا اور جب وہ میری کی ہوئی کمی زیادتی پر مطلع ہوئے تو انہوں نے وہ نسخے مجھے واپس کر دیئے اور خریدنے سے انکار کر دیا۔ اس سے میری سمجھ میں آگیا کہ یہ کتاب محفوظ ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ اس وجہ سے میں نے اسلام قبول کر لیا۔ (1)

***

1 ... قرطبی، الحجر، تحت الآیۃ: 9، 5 / 6، الجزء العاشر، ملخصاً

حکایت نمبر8

حضرت ابو بکر بن زیّات رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے منقول ہے کہ ایک شخص حضرت معروف کرخی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: حضور! آج صبح ہمارے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے اور میں سب سے پہلے آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پاس یہ خبر لے کر آیا ہوں تاکہ آپ کی برکت سے ہمارے گھر میں خیر نازل ہو۔ حضرت معروف کرخی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ''اللہ تعالٰی تمہیں اپنے حفظ واَمان میں رکھے۔ یہاں بیٹھ جاؤ اور سو مرتبہ یہ الفاظ کہو ''مَا شَاءَ اللہُ کَانَ''یعنی اللہ تعالٰی نے جو چاہا وہی ہوا۔ اس نے سو مرتبہ یہ الفاظ دہرا لئے تو آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا ''دوبارہ یہی الفاظ کہو۔ اس نے سو مرتبہ پھر وہی الفاظ دہرائے۔ آپ نے فرمایا''پھر وہی الفاظ دہراؤ۔ اس طرح پانچ مرتبہ اسے (وہ الفاظ دہرانے کا) حکم دیا۔ اتنے میں ایک وزیر کی والدہ کا خادم ایک خط اور تھیلی لے کر حاضر ہوا اور کہا:''اے معروف کرخی! رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، اُمِّ جعفر آپ کو سلام کہتی ہے، اس نے یہ تھیلی آپ کی خدمت میں بھجوائی ہے اور کہا ہے کہ آپ غُرباء و مساکین میں یہ رقم تقسیم فرما دیں۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے قاصد سے فرمایا ''رقم کی تھیلی اس شخص کو دے دو، اس کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے۔ قاصد نے کہا: یہ 500 درہم ہیں، کیا سب اسے دے دوں ؟ آپ نے فرمایا''ہاں !ساری رقم

اسے دے دو، اس نے پانچ سو مرتبہ "مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ" کہا تھا۔ پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "یہ پانچ سو درہم تمہیں مبارک ہوں، اگر اس سے زیادہ مرتبہ کہتے تو ہم بھی اتنی ہی مقدار مزید بڑھا دیتے۔ (جاؤ! یہ رقم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو)۔ (1)



1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ التاسعۃ بعد الثلاث مائۃ، ص277

حکایت نمبر9

حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں ایک بچے کے پاس سے گزرا، وہ مٹی کے ساتھ کھیل رہا تھا اور (اس دوران) کبھی وہ ہنسنا شروع کر دیتا اور کبھی رونے لگ جاتا تھا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اسے سلام کروں تو میرے نفس نے مجھے منع کیا، میں نے کہا: اے نفس! نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بچوں اور بڑوں کو سلام کیا کرتے تھے، پھر میں نے اسے سلام کیا تو اس نے کہا "وعليك السلام ورحمة الله، اے مالک!۔ میں نے کہا: آپ نے مجھے کیسے پہچانا؟ اس نے کہا: عالَمِ مَلکوت میں میری روح نے آپ کی روح سے ملاقات کی تھی تو اس نے مجھے پہچان کروادی جو زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ میں نے کہا: نفس اور عقل میں فرق کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: نفس وہ ہے جس نے آپ کو سلام کرنے سے منع کیا اور عقل وہ ہے جس نے آپ کو سلام کرنے پر ابھارا۔ میں نے کہا: تم مٹی سے کیوں کھیل رہے ہو؟ اس نے کہا: میں مٹی سے اس لئے کھیل رہا ہوں کہ ہم اسی سے پیدا ہوئے اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ میں نے کہا: تم کبھی روتے اور کبھی ہنستے کیوں ہو؟ اس نے کہا: جب مجھے اپنے رب کا عذاب یاد آتا ہے تو میں رونا شروع کر دیتا ہوں اور جب مجھے اس کی رحمت یاد آتی ہے تو میں ہنسنے لگتا ہوں۔ میں نے کہا: اے میرے بچے! تمہارے نامۂ اعمال میں تو کوئی گناہ نہیں

جس کی وجہ سے تم روؤ، کیونکہ تم تو مُکَلَّف ہی نہیں ہو۔ اس نے کہا: آپ ایسی بات نہ کریں کیونکہ میں نے اپنی والدہ کو دیکھا ہے کہ وہ بڑی لکڑیوں کو چھوٹی لکڑیوں کے ذریعے ہی جلاتی ہے۔[1]



1 ... روح البیان، الکھف، تحت الآیۃ:29، 5/242

حکایت نمبر10

حضرت مسور بن مخرمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ شدّتِ خوف کی وجہ سے قرآنِ پاک میں سے کچھ سننے پر قادر نہ تھے، یہاں تک کہ ان کے سامنے ایک حرف یا کوئی آیت پڑھی جاتی تو وہ چیخ مارتے اور بے ہوش ہو جاتے، پھر کئی دن تک انہیں ہوش نہ آتا۔ ایک دن قبیلہ خثعم کا ایک شخص ان کے سامنے آیا اور اس نے یہ آیات پڑھیں، ”یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا(۸۵) وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا“ یاد کرو جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف مہمان بنا کر لے جائیں گے۔ اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے ہانکیں گے۔[1] یہ سن کر آپ نے فرمایا: ”آہ! میں مجرموں میں سے ہوں اور متقی لوگوں میں سے نہیں ہوں، اے قاری! دوبارہ پڑھو۔ اس نے پھر پڑھا تو آپ نے ایک نعرہ مارا اور آپ کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کر گئی۔[2]



❶ ... مریم: 85، 86

❷ ... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، الشطر الثانی، بیان احوال الصحابۃ والتابعین والسلف الصالحین فی شدّۃ الخوف، 4 / 227

حکایت نمبر 11

جب حضرت عبد اللہ بن انیس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے خالد بن سفیان ہذلی کو قتل کر دیا اور اس کا سر کاٹ کر مدینہ منورہ لائے اور تاجدارِ دو عالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں ڈال دیا تو حضور پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبد اللہ بن انیس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی بہادری اور جان بازی سے خوش ہو کر انہیں اپنا عصا عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اسی عصا کو ہاتھ میں لے کر جنت میں چہل قدمی کرو گے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، قیامت کے دن یہ مبارک عصا میرے پاس نشانی کے طور پر رہے گا۔ چنانچہ انتقال کے وقت انہوں نے یہ وصیت فرمائی کہ اس عصا کو میرے کفن میں رکھ دیا جائے۔ (1)



1 ... زرقانی علی المواہب، کتاب المغازی، سریۃ عبد اللہ بن انیس، 2 / 473-474 ملخصًا

حکایت نمبر12

کسی شخص نے حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کہا کہ عامر بن عبد اللہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک مرتبہ شام کی طرف جا رہے تھے کہ ان کو پیاس لگی اور وہ ایک جگہ پانی پینا چاہتے تھے مگر پانی اور ان کے درمیان ایک شیر حائل تھا وہ پانی کی طرف گئے اور پانی پی لیا تو ان سے کسی نے کہا کہ آپ نے اپنی جان خطرہ میں ڈالی تو عامر بن عبد اللہ نے کہا کہ اگر میرے پیٹ میں نیزے گھونپ دیئے جائیں تو وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی سے ڈروں۔ حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس شخص کو جواب دیا کہ جو شخص عامر بن عبد اللہ سے بہت افضل تھے وہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غیر سے ڈرے تھے اور وہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔[1]



❶ . . . قرطبی، طه، تحت الآیۃ: 46، 6 / 99، الجزء الحادی عشر

حکایت نمبر 13

حضرت مالک بن دینار رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: میں مکہ مکرمہ کی طرف نکلا تو راستے میں ایک نوجوان کو دیکھا، جس کا معمول یہ تھا کہ رات کے وقت اپنے چہرے کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا: اے وہ ذات! جو نیکیوں سے راضی ہوتی ہے اور بندوں کے گناہ اسے کوئی نقصان نہیں دیتے، مجھے ان اعمال کی توفیق دے جن سے تو راضی ہو جائے اور میرے ان اعمال کو بخش دے جن سے تیرا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ پھر جب لوگوں نے اِحرام باندھا اور تَلْبِیَہ پڑھا تو میں نے اس نوجوان سے کہا: تم تلبیہ کیوں نہیں پڑھتے؟ اس نے عرض کی: یا شیخ! پچھلے گناہوں اور لکھ دیئے گئے جرموں کے مقابلے میں تلبیہ کافی نہیں، میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں لبیک کہوں اور مجھ سے یہ کہہ دیا جائے کہ تیری حاضری قبول نہیں، تیرے لئے کوئی سعادت نہیں، میں نہ تیرا کلام سنوں گا اور نہ تیری طرف نظرِ رحمت فرماؤں گا۔ پھر وہ نوجوان چلا گیا اور اس کے بعد میں نے اسے مِنٰی میں ہی دیکھا اور اس وقت وہ کہہ رہا تھا: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، مجھے بخش دے، بے شک لوگوں نے قربانیاں کر لیں اور تیری بارگاہ میں نذرانہ پیش کر دیا اور میرے پاس میری جان کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں جسے میں تیری بارگاہ میں نذر کروں تو تُو میری طرف سے میری جان قبول فرما لے۔ پھر اس نوجوان نے ایک چیخ ماری اور اس کی روح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کر گئی۔ (1)

***

1 ... روح البیان، الحج، تحت الآیۃ: 37، 6/ 36-37

حکایت نمبر14

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے حضرت میاں صاحب قبلہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کو فرماتے سنا: ایک جگہ کوئی قبر کھل گئی اور مردہ نظر آنے لگا۔ دیکھا کہ گلاب کی دو شاخیں اس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے دو پھول اس کے نتھنوں پر رکھے ہیں۔ اس کے عزیزوں نے اِس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کے صدمہ سے کھل گئی، دوسری جگہ قبر کھود کر اس میں رکھیں، اب جو دیکھیں تو دو اژدھے اس کے بدن سے لپٹے اپنے پَھنوں سے اس کا منہ بھموڑ رہے ہیں، حیران ہوئے۔ کسی صاحبِ دل سے یہ واقعہ بیان کیا، انہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اژدھا ہی تھے مگر ایک وَلِیُّ اللہ کے مزار کا قرب تھا اس کی برکت سے وہ عذاب رحمت ہو گیا تھا، وہ اژدھے درختِ گُل کی شکل ہو گئے تھے اور ان کے پَھن گلاب کے پھول۔ اِس کی خیریت چاہو تو وہیں لے جا کر دفن کرو۔ وہیں لے جا کر رکھا پھر وہی درختِ گل تھے اور وہی گلاب کے پھول۔(1)



1 ...ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص270

حکایت نمبر 15

حضرت منصور بن عمار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے حج کیا اور (سفر کے دوران) کوفہ کے ایک سرائے میں ٹھہرا، پھر میں ایک اندھیری رات میں باہر نکلا تو آدھی رات کے وقت کسی کی درد بھری آواز سنی اور وہ یوں کہہ رہا تھا: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تیری عزت و جلال کی قسم! میں نے جان بوجھ کر تیری نافرمانی اور مخالفت نہیں کی اور مجھ سے جب بھی تیری نافرمانی ہوئی میں اس سے ناواقف نہیں تھا لیکن خطا کرنے پر میری بد بختی نے میری مدد کی اور تیری سَتّاری (کی امید) نے مجھے گناہ پر ابھارا اور بے شک میں نے اپنی نادانی کی بنا پر تیری نافرمانی اور مخالفت کی تو اب تیرے عذاب سے مجھے کون بچائے گا، اگر تو نے مجھ سے اپنی (رحمت وعنایت کی) رسی کاٹ لی تو میں کس کی رسی کو تھاموں گا۔ جب وہ اپنی اس اِلتجاء سے فارغ ہوا تو میں نے قرآنِ مجید کی یہ آیت تلاوت کی: ”قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ“ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

پھر میں نے ایک شدید حرکت سنی اور اس کے بعد کوئی آواز نہ سنائی دی۔ میں وہاں سے چلا گیا اور دوسرے دن اپنی رہائش گاہ میں لوٹا تو دیکھا کہ

ایک جنازہ رکھا ہوا ہے۔ میں نے وہاں موجود ایک بوڑھی خاتون سے میت کے بارے میں پوچھا اور وہ مجھے نہیں جانتی تھی۔ اس نے کہا: رات کے وقت یہاں سے ایک مرد گزرا، اس وقت میرا بیٹا نماز پڑھ رہا تھا، اس آدمی نے قرآنِ مجید کی ایک آیت پڑھی جسے سن کر میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے۔ (1)



❶ ... مستدرك، كتاب التفسير، تفسير سورة التحريم، حكاية اخرى فى خشية الله تعالى، 3/318، الحديث: 3882

حکایت نمبر16

حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”میں اپنے ایک پڑوسی کے پاس اس کے انتقال کے وقت گیا تو اس نے مجھے دیکھ کر کہا: ”اے مالک بن دینار! رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، اس وقت مجھے اپنے سامنے آگ کے دو پہاڑ نظر آ رہے ہیں اور مجھ سے کہا جا رہا ہے کہ ان پہاڑوں پر چڑھو لیکن ان پر چڑھنا میرے لئے دشوار ہے۔ میں نے اس کے گھر والوں سے اس کے بارے میں پوچھا تو ان لوگوں نے بتایا کہ اس کے پاس غلہ ناپنے کے دو پیمانے ہیں، ایک سے غلہ ناپ کر لیتا تھا اور دوسرے سے غلہ ناپ کر دیتا تھا۔ حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ”میں نے ان دونوں پیمانوں کو منگوایا اور انہیں ایک دوسرے پر رکھ کر توڑ دیا، پھر میں نے اس شخص سے پوچھا کہ اب تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا میرے ساتھ ویسا ہی معاملہ ہے بلکہ اب پہلے سے زیادہ خراب ہو گیا ہے۔ (1)



1 ...منهاج العابدين، العقبة الخامسة، اصول سلوك طريق الخوف والرجاء، الاصل الثالث، ص166

حکایت نمبر 17

حضرت ابراہیم تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں موت اور (مرنے کے بعد ہڈیوں کی) بوسیدگی کو یاد کرنے کے لئے کثرت سے قبرستان میں آتا جاتا تھا، ایک رات میں قبرستان میں تھا کہ مجھ پر نیند غالب آگئی اور میں سو گیا تو میں نے خواب میں ایک کھلی ہوئی قبر دیکھی اور ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا ''یہ زنجیر پکڑو اور اس کے منہ میں داخل کر کے اس کی شرمگاہ سے نکالو۔ تو وہ مردہ کہنے لگا: ''یا رب عَزَّوَجَلَّ! کیا میں نے قرآن نہیں پڑھا؟ کیا میں نے تیرے حرمت والے گھر کا حج نہیں کیا؟ پھر وہ اسی طرح ایک کے بعد دوسری نیکی گنوانے لگا تو میں نے سنا ''تو لوگوں کے سامنے یہ اعمال کیا کرتا تھا لیکن جب تو تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذریعے مجھ سے مقابلہ کرتا اور تم نے میرا کچھ خیال نہ کیا۔[1]



1 ... الزواجر عن اقتراف الکبائر، خاتمۃ فی التحذیر من جملۃ المعاصی۔۔۔ الخ، 1/31

حکایت نمبر18

جب حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شام کی طرف تشریف لے گئے تو حضرت سیدنا ابو عبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ان کے ساتھ تھے یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں گھٹنوں تک پانی تھا، آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، آپ اونٹنی سے اترے اور اپنے موزے اتار کر اپنے کندھے پر رکھ لئے، پھر اونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں داخل ہو گئے تو حضرت ابو عبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ یہ کام کر رہے ہیں مجھے یہ پسند نہیں کہ یہاں کے باشندے آپ کو نظر اٹھا کر دیکھیں۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا ''افسوس! اے ابو عبیدہ! اگر یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا تو میں اسے اُمتِ محمدی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے عبرت بنا دیتا، ہم ایک بے سر و سامان قوم تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت عطا فرمائی، جب بھی ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عزت کے علاوہ سے عزت حاصل کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں رسوا کر دے گا۔ (1)

***

(1)... الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر الباطنة۔۔۔ الخ، 1/161

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1 63 حکایات و واقعات 2 تہجد گزاروں کے واقعات
3 205 ارشاداتِ اعلیٰ حضرت
4 تفسیرِ صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات
5 تفسیرِ صراط الجنان سے ماخوذ فتاویٰ رضویہ کی عبارات
6 آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
7 لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8 حضرت حاتم اصم کے واقعات
9 فضائلِ درودِ پاک

ان شاء اللہ عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1 شانِ ولی 2 توسل پہ عمدہ دلائل
3 کثرت سے مطالعہ کرنے والے بزرگوں کے واقعات
4 حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی ۱۱۱ نصیحتیں
5 توثیقِ آئمہ اربعہ 6 امام اعظم کی ذہانت کے 200 واقعات
7 حفظِ قرآن کے فضائل

/FIQHIMASAIL2526 /SYEDKAMRAN786
+923169168614 /IAMKAMRANMADANI